



سوال

(172) ان لوگوں کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوفیہ جو بچتے، گاتے اور دائیں بائیں جھومتے ہیں اور اسے ذکر کہتے ہیں۔ کیا یہ واقعی ذکر ہے؟ کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو (شریعت میں) نئے نکالے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے دین و شریعت کو مکمل کر دیا ہے۔ خواہ اس کا تعلق قولی پہلو سے ہو یا عملی پہلو سے یا عقیدہ کے پہلو سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينًا وَنَحْيًا وَأَمَّا تَدْعُونَ فَمَا تَدْعُونَ إِلَّا تَدْعُ إِلَى الْفِتْنِ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينًا (المائدة- ۳)

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور اسلام کو بطور دین تمہارے لئے پسند فرمایا ہے۔“

اس کی وضاحت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات سے بھی فرمائی ہے اور اپنے افعال سے بھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جو کام کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نکیر نہیں فرمائی یہ بھی شرعی مسئلہ کی وضاحت شمار ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تمام ارشادات، افعال اور سکوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بعد والوں تک پہنچا دیے۔ لہذا دین اسلام اپنے اصول و قواعد کے لحاظ سے بھی کامل ہے اور وضاحت و روایت کے لحاظ سے بھی مکمل ہے۔

ذکر عبادت کی ایک قسم ہے اور عبادت کا دار و مدار اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت و تائید پر ہے۔ اس لئے جو شخص کسی کام کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے، یا کسی عبادت کے لئے (اپنی رائے سے) کسی وقت یا کیفیت کا تعین کرتا ہے، اس سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے گا۔ سوال میں جن کاموں کا ذکر ہے ہمارے علم میں ان کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ:

(مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

جس نے ہمارے دین میں وہ کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں، تو وہ ناقابل قبول ہے۔“



لہذا سوال میں جو کیفیت ذکر کی گئی ہے وہ بھی رد کرنے کے قابل ہے۔

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 176

محدث فتویٰ